الجنة یوم القیمة فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول انا محمد فیقول بك امرت ان لاافتح لاحد قبلك (مسلم) یعنی قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤنگا اور دروازہ کھولنے کیلئے کہوں گا تو دربان جنت کہے گا آپؐ کون ہیں میں کہوں گا کہ میں محمدؐ ہوں تو دربان جنت کہے گا مجھے اللہ کی طرف سے حکم کیا گیا ہے کہ آپؐ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں اور حضرت جبرائیلؑ آپ کی شان میں فرماتے ہیں ۔ قلبت مشارق الارض ومغاربها فیما رائیت رجلا افضل من محمد ﷺ یعنی میں زمین کے مشرق ومغرب میں پھرا ہوں لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ قیامت کے روز تمام پیغمبرؑ آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے چنانچہ آپ فرماتے ہیں ۔ انا حامل لواء الحمد یوم القیامة تحته آدم من دونه الحدیث ۔

ان تمام دلائل سے نبی کریم ﷺ کا تمام انبیاء کرام سے افضل ترین ہونا صاف ثابت ہوگیا۔ اور تفاضل انبیاء کا مسئلہ نص قرانی سے ثابت ہے جیسا کہ قران ناطق ہے۔ ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض (پ ۱۵) یعنی ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ فضیلت کی دو قسمیں ہیں۔ ۱) جزوی ۲) کلی۔ جزوی تو افراد انبیاء میں منتشر ہے کوئی نبی کسی امر میں خاص فضیلت رکھتا ہے اور کوئی نبی کسی دوسرے امر میں لیکن فضیلت کلی حضرت نبی کریم ﷺ کیلئے ہی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسی طرح حضرت حسانؓ بھی فرما گئے ہیں۔

فما ولدت الحراء من صلب آدم
ولا بجنان الخلد مثلك آخر

نبی کریم ﷺ کی شان میں جماعت اہلحدیث کا نظریہ یہی ہے جو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا۔ ہاں البتہ جماعت اہلحدیث غلو میں پڑ کر حضرت نبی کریم ﷺ کو مرتبہ الوہیت پر فائز نہیں کرتی۔ مرتبۂ الوہیت ذات باری تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی دور رس نگاہوں کے سامنے بھی یہی چیز تھی کہ کہیں سابقہ امتوں کی طرح میری امت بھی مجھکو شان حقیقی سے بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے مقام پر نہ بٹھا دے اس لئے آپؐ نے سختی سے اعلان فرمایا۔

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ بن مریم فانما انا عبدالله ورسوله (بخاری ومسلم) مجھ کو حد سے زیادہ مت بڑھانا جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو حد سے بڑھا دیا۔ میں تو اس کا بندہ اور پیغمبر ہی ہوں۔ اسی کے موافق مولانا حالی نے فرمایا:

نصاریٰ کی مانند دھوکہ نہ کھانا
کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر بہت تم نہ مجھکو گھٹانا
سب انسان ہیں واں جس طرح سرگلندہ۔ اسی طرح ہوں میں بھی اس کا بندہ

اور ایک روایت میں ہے ایک اور موقع پر بعض صحابہؓ سے اظہار عظمت وعقیدت میں کچھ بے اعتدالی اور لغزش ہوئی تو سخت تنبیہہ فرمائی اور ارشاد فرمایا لا یستهوینكم الشیطان ان محمد بن عبدالله ورسوله ما احب ان ترفعونی فوق منزلتی (رواہ احمد وعبدابن حمید وسعید بن منصور والبیهقی فی شعب الایمان کنز ص ۱۳۲ جلد ۲) ترجمہ: لوگو! تمہیں شیطان گمراہ نہ کردے میں عبداللہ کا بیٹا محمدؐ ہوں اور اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہوں مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تم مجھے میرے اس مرتبہ سے اوپر اٹھاؤ جہاں اللہ نے مجھے رکھا ہے۔

آخر کار امت مسلمہ میں سے بعض لوگوں نے عیسائیوں کی روش اختیار کرلی اور آپؐ کی تعریف میں حد سے زیادہ غلو کیا۔ کسی نے کس قدر مشرکانہ شعر کہا ہے

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہوکر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہوکر

اور کوئی کہتا ہے:

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
رسول خدا خود خدا بن کے آیا

عیسائیوں میں سے ایک گروہ کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح کی صورت میں ظاہر ہوا سو یہی اعتقاد ہمارے بعض مسلمانوں کا ہے کہ خدائے ذوالعرش محمد مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں ظاہر ہوا اور یہ ساری خرابی آپؐ کو مافوق البشر سمجھنے سے لاحق ہوئی جو کہ سراسر غلط ہے نبی کریم ﷺ کی سچی محبت اور صحیح تعظیم یہی ہے کہ اولیاء اللہ کو آپؐ کے مقام تک نہ لیجائیں اور آپ کو الوہیت تک نہ پہنچائیں تاکہ اسلام کی پیش کردہ توحید پر دھبہ نہ لگے اور خالق ومخلوق میں امتیازی درجہ باقی رہے گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

آپ کی محبت محض زبانی لفاظی اور دعویٰ سے نہیں بلکہ اعلیٰ اولیٰ سنتوں کی پیروی اور ہر بدعت سے بیزاری ہے آج کل دیکھا جارہا ہے کہ عشق رسول کا دعویٰ کرنے والے نبی کریمؐ کے قول وفعل کی باقاعدہ طور پر پابندی نہیں کررہے بلکہ اگر کوئی شخص کسی سنت پر عمل کرتا ہے تو وہ سنت کو دیکھ کر لال پیلے ہوجاتے ہیں کیا یہی آپؐ کی شان محبت اور عزت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن وحدیث کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اسلام کا اقتصادی نظام

پروفیسر غلام احمد حریری (مرحوم)

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

اقتصاد کے لغوی معنی میانہ روی اور متوسط درجہ کی زندگی گزارنے کے ہیں مگر اصطلاحات یہ لفظ معاشیات کا ہم معنی ہو کر رہ گیا ہے۔

گویا میں یہ بیان کرنے کا پابند ہوں کہ جس خدا کریم نے ہمیں اسلام جیسی کامل واکمل نعمت سے نوازا ہے جو زندگی کے تمام ادوار واحوال کو محیط ہے اس نے ہمیں معاشی و اقتصاد کے اصول وضوابط بھی دیئے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے اکیاسی دن باقی تھے جب یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ)

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت کو اتمام بخشا اور اسلام کو ایک دین کی حیثیت سے تمہارے لئے پسند کیا۔

جب لسان حق ترجمان سے یہ الفاظ ادا ہو رہے تھے تو ایک لاکھ انسان کا جم غفیر اپنے گوش حق ہوش سے سن کر ان الفاظ کو اپنے قلب و جگر میں اتار رہا تھا۔

یہ دین ان معنوں میں کامل ہے کہ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ، خواہ وہ سیاست ہو یا معاشرت، روحانی ہو یا جسمانی، دینوی ہو یا اخروی، اس کی ضیام پاشیوں اور ہدایت بخشیوں سے خارج نہیں ظاہر ہے کہ معیشت و معاش بھی حیات انسانی کا لازمی جزو ہے۔ اور کوئی انسان کسی درجے کا بھی ہو۔

کھانے پینے رہنے کیلئے مکان بقاء نسل کیلئے شادی بیاہ اور دیگر لوازم حیات سے مبرا نہیں رہ سکتا۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک کامل دین دیگر اجزائے حیات کے بارے میں تو روشنی دیتا مگر روٹی کے مسئلہ کو بیان کئے بغیر چھوڑ دیتا جس کے بغیر ایک دن بھی نہیں گزارا جا سکتا اس لئے دین اسلام نے حصول معاش سے متعلق تفصیلی احکام وضوابط دیئے ہیں۔ اور اس کو تشنہ تکمیل نہیں چھوڑا۔

> اسلام ان دو متضاد معاشی نظاموں کے درمیان ایک معتدل نظام قائم کرتا ہے جس کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی ہے کہ فرد کو اس کے پورے پورے شخصی وفطرتی حقوق بھی دیئے جائیں اور اس کے ساتھ تقسیم ثروت کا بھی توازن بگڑنے نہ دیا جائے

کارل مارکس کا زاویہ نگاہ

اسلام یہاں تک تو مانتا ہے معاش انسان کی ایک بنیادی اور ناگزیر ضرورت ہے۔ مگر اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ انسان تنہا اسی مسئلہ سے دوچار ہے اور زندگی کے دوسرے مسائل سب مصنوعی اور خود ساختہ ہیں۔

اس زاویہ نگاہ کا خالق کارل مارکس ہے جو ۵ مئی ۱۸۱۸ء کو پیدا ہوا کارل مارکس نے بون اور برلن کی یونیورسٹیوں میں فلسفے قانون اور تاریخ کی تعلیم حاصل کی اس شخص نے کیمونزم کو دور جدید میں انقلاب انگیز تحریک کی حیثیت سے شروع کیا۔

یہودی ہونے کی وجہ سے مسیحیت سے نفرت اسے ورثہ میں ملی تھی اسی لئے اس نے شروع ہی سے مذاہب کے مخالف کی حیثیت سے سوچنا شروع کیا۔

خوشحال گھرانے کا چشم و چراغ ہونے کی وجہ